Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ | ۲۶ ہجرت ۱۳۵۱ھش | ۲۶ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ـ ۲۵ ہجرت ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ـ ۲۵ ہجرت ـ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ـ ۲۵ ہجرت ـ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی بخار اور بے چینی کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر طرح صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

برادرم مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی عرصہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ پچھلے دنوں طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی مگر اب ریڑھ کی ہڈی اور گردن کے منکے میں درد کی شدید لہر اُٹھتی ہے جو دماغ کی طرف چڑھتی ہے جس کی وجہ سے بے حد بے چینی ہو جاتی ہے۔ کمزوری میں بھی اضافہ ہوگیا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔

(مبارک محمود پانی پتی)

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی نظر بفضلہ بحال ہوگئی ہے۔ مگر تا حال پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے اور کوئی عینک پوری طرح فٹ نہیں آ رہی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کمی کو بھی دُور فرمائے۔

یوم خلافت ـــــ ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء

جماعت احمدیہ ہر سال ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کرتی ہے یہ وہ دن ہے جبکہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے اور اس طرح جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا تھا۔

تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس تقریب پر جلسے منعقد کرکے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالیں اور جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا سے کبھی دِلبستگی پیدا نہ کرو اور مرنے کیلئے ہر وقت تیار رہو

موت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک کمرہ سے نکل کر انسان دُوسرے کمرہ میں چلا جائے

"موت آنیوالی ہے اِس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء و رسل کو بھی اس راہ سے گذرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دِل ہوتے ہیں اُن کو بھی یہ بات سُوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا اور موت کو ضروری سمجھا۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے اب تک زندہ رہتے تو اُنکے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہو سکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تاکہ پہلے چلے جاویں تو دُوسروں کے لئے جگہ ہو۔ موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مر کر انسان بالکل گُم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اِس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اِس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض رُوح ہی ہوتا ہے۔ دُوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہوں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہوتا ہے۔ لیکن خواب دیکھنے والا دُوسرے عالم میں ہوتا ہے، وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اسکے حواس اور قوی سب معطل ہوتے ہیں لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اسکے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہُوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپکو معاً دُوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمرِ عزیز کو دُنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا، وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور اُدھورا پاتا ہے، اسلئے اسپر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اِس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دُنیا سے دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یہ یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۵ تا ۴۸)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدق سے بھری ہوئی رُوحیں اور انکا جوشِ قربانی

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ ضروری تھا کہ آپؑ بھی اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے اپنے متبعین میں خدمت و فدائیت اور قربانی و ایثار کا جوش پیدا کر دکھاتے تاکہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی جدوجہد میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل بن سکتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آپؑ نے فی الحقیقت ایسا ہی کر دکھایا۔ آپؑ نے غرباء اور متوسط الحال لوگوں میں ہی نہیں بلکہ امراء تک میں قربانی و ایثار کی ایسی روح پھونکی کہ ان کی مالی و جانی قربانیوں کے نتیجہ میں ان کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ اس طرح آپؑ کے ذریعہ بھی مادیت کے اس دَور میں قرآن مجید اور انجیل کے محاورہ کی رُو سے اُونٹ کو سُوئی کے ناکہ میں سے گزارنے کا معجزہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ آپؑ کے صحابہ بھی آپؑ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کُل اموال سے دستبردار ہونے کیلئے تیار ہو گئے اور وقت آنے پر انہوں نے دستبردار ہو کر بھی دکھایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایسی صدق سے بھری ہوئی رُوحیں عطا کی تھیں کہ جن کے دل دنیا، اس کے اموال اور ان اموال کی محبت سے ایسے خالی ہو گئے کہ دولتمندوں کیلئے بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنا آسان ہو گیا۔ ان میں سرِفہرست حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آتا ہے۔ آپ نے صدق و صفا، اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا اور اپنے عمل سے اس کا ایسا درخشندہ ثبوت بہم پہنچایا کہ جو آنیوالی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ اور بالخصوص حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شوقِ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اسکے شکر کے ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی رُوحیں مجھے عطا کی ہیں۔

سب سے پہلے میں اپنے ایک رُوحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائیدِ دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی رُوحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:-

مولٰنا، مرشدنا، امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو" (فتح اسلام ایڈیشن ۱۹۵۱ء صفحات ۵۰ تا ۵۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس دَور میں قربانی و ایثار اور خدمت و فدائیت کے اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بلند مقام پر فائز تھے آپ نے فی الحقیقت وہ نمونہ پیش فرمایا کہ جو آنیوالی نسلوں کیلئے مشعلِ راہ کا کام دے رہا ہے اور دیتا چلا جائیگا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دیگر اصحاب نے بھی آپ کی قوت قدسیہ کے زیرِ اثر خدمت و فدائیت کا کچھ کم مظاہرہ نہیں کیا۔ چنانچہ ان کے اخلاص اور ان کی نہایت قابلِ قدر قربانیوں پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے ڈاکٹر عبدالحکیم مُرتد کے جواب میں فرمایا:-

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دینگے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ اُن کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروؤں سے جو اُن کی زندگی میں اُن پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نُور پاتا ہوں۔ ..... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کیلئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایثار پیشہ خدا کار و جاں نثار اصحاب کی مالی و جانی قربانیوں کی درخشندہ مثالیں پیش کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ فی الحقیقت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ ایک زبردست دلیل ہے کہ آپ نے اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے اپنے اصحاب کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دکھایا۔ کیا غریب اور کیا امیر سب ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور وقت آنے پر انہوں نے سب کچھ قربان کر بھی دکھایا۔ الغرض اُونٹ کے سوئی کے ناکہ میں سے گزرنے کا معجزہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھی ظاہر ہوا اور اس شان سے ہوا کہ اپنے اور بیگانے سب عش عش کئے بغیر نہ رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب

۲۶ مئی ——— یوم وصال مسیح موعود علیہ السلام

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

آج ۲۶ مئی ہے اور اس دن بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وصال ہوا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۰ء کے اواخر میں بذریعہ وحی یہ دعویٰ فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا ہے اور میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کی آمد کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں وارد ہوا ہے۔ آپ کی ساری زندگی احیاء دین اور غلبہ اسلام کے لئے مساعی میں بسر ہوئی۔ مخالفین اسلام پر آپ نے حجت پوری کرنے کے لئے ان کو صداقت اسلام ثابت کرنے کے لئے چیلنج پر چیلنج دیئے۔ بعض چیلنج علمی مقابلہ تک محدود تھے اور بعض چیلنج مالی انعام کو لئے ہوئے تھے۔ خدا کا یہ مسیح رات دن صرف اسی فکر میں تھا کہ اسلام کا جھنڈا بلند رہے آپ نے تحریر و تقریر، مناظرات، ان گنت کتب و رسائل کے ذریعہ خدمت اسلام سرانجام دی اور اسلام کا غلبہ جملہ مذاہب پر ثابت فرمایا اکابرین اسلام میں سے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ نے آپ کی اس خوبی کا ذکر کیا اور آپکی تصنیفات پر ریویو کیا۔ عیسائی پادریوں سے آپ نے مناظرات کئے۔ معاندین اسلام کو آپ نے مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر کسی کو آپ کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی ؎

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آپ کی سیرت طیبہ اور حیات مبارکہ نہایت ہی ایمان افروز اور زندہ جاوید کارناموں سے بھرپور ہے جس وقت آپ نے ماموریت کا دعویٰ فرمایا اس وقت اسلام مخالفین اور معاندین کے زبردست حملوں سے دوچار تھا۔ عیسائیت کو حکومت برطانیہ کی سرپرستی حاصل تھی اور اس لحاظ سے چرچ کا رعب تھا۔ اور مسلمان اس صورت حال سے سخت مایوس ہو چکے تھے عیسائی مناد ہول نے اسلامی کیمپ پر شدید جارحانہ حملہ کر رکھا تھا۔ کئی سو بڑے گھرانے والے اور اسلامی خاندانوں کے چشم و چراغ آغوش عیسائیت میں داخل ہو چکے تھے دوسری طرف آریہ سماج جیسی معاند اسلام تحریک نے مسموم فضا اسلام کے خلاف پیدا کر رکھی تھی قرآن کریم اور بانی اسلام کے خلاف انتہائی دلخراش لٹریچر شائع ہو رہا تھا۔ اسلام کی کشتی اس وقت طوفان حوادث میں گھر گئی تھی۔ بانی احمدیت اس حالت زار کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں ؎

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

ان نازک حالات میں آپ نے زندہ خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ رسول اور اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت فرمایا۔ آپ نے عظیم الشان لٹریچر تحریر فرمایا خدا تعالیٰ نے آپ کو عربی فارسی اور اردو زبان میں غیر معمولی علمی و فکری ذوق عطا فرمایا تھا اور آپ کی قلم سے ایسے ایسے حقائق و معارف دنیا کے سامنے پیش فرمائے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو سلطان القلم کے خطاب سے نوازا۔ آپ کی مجلد تصنیفات تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اشتہارات اور رسائل اس کے علاوہ ہیں۔

—— ۲ ——

جس وقت بانی احمدیت نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعویٰ ماموریت کیا تھا اس وقت عیسائیت کا یہ منصوبہ تھا کہ ہندوستان کو ہر قیمت پر ہمیشہ کے لئے عیسائیوں کی آغوش میں ڈال دیا جائے۔ برطانوی مدبرین عیسائیت کی تبلیغ کو اپنی سلطنت کے استحکام کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ لارڈ لارنس نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں۔"

وزیر اعظم انگلستان پامرسٹن نے اعلان کیا۔

"ہمارا مفاد اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک بھی ہو سکے فروغ دیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں۔"

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کے لئے کوئی لٹریچر موجود نہ تھا جو علمی رنگ میں ان کے حملہ کا جواب دے سکتا۔ بانی احمدیت علیہ السلام نے عیسائیت کے خلاف ایسا لٹریچر تیار کیا اور اسکو کثرت سے شائع فرمایا جو عیسائیت کے بنیادی عقائد پر اثر انداز ہوتا ہے آپ کس شوکت اور یقین سے فرماتے ہیں۔

"ان کے مذہب (عیسائیت) کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔"

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے اور کشمیر میں قبر مسیح کا انکشاف کر کے عیسائیت کی سازش کو ناکام کیا۔ آپ نے جس علمی اور فکری اسلوب میں عیسائیت کی تردید کی ہے اس کے بیان کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مایہ ناز کتب تحریر کی ہیں۔ چنانچہ نور القرآن۔ انجام آتھم۔ جنگ مقدس۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ چشمہ مسیحی۔ مسیح ہندوستان میں۔ وغیرہ امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ بانی احمدیت نے اپنے زمانہ حیات میں عیسائیوں سے مسلمانوں کی خواہش پر مناظرات بھی کئے جن میں سے قابل ذکر وہ مناظرہ ہے جس کو "جنگ مقدس" کا نام دیا گیا جو ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک بمقام امرتسر ہوا جس میں اسلام کی نمائندگی حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے کی عیسائیت کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم پیش ہوئے یہ وہ عظیم مناظرہ تھا جس کو ریورنڈ البرٹ کلارک نے اپنی کتاب موسومہ The missions of The C.M.S in Punjab and The great میں Sind Controversy (عظیم الشان مباحثہ) قرار دیا ہے ایک دفعہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے پادری عبداللہ جیمز کے اعتراضات حضرت بانی احمدیت کو بغرض جواب ارسال کئے اور ان کی اشاعت پر آپ کے متعلق تحریر کیا۔

"حضور و برکات روحانی مصدر انوار قرآنی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان۔"

—— ۳ ——

بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پادریوں نے ایک خطرناک سازش کے ذریعہ اقدام قتل کا مقدمہ دائر کر دیا اور اس مقدمہ کا مقصد یہ تھا کہ جنگ مقدس کے مناظرہ میں اسلام کو جو عظیم فتح ہوئی اور بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت کا ذکر ہر جگہ اور ہر مجلس میں ہونے لگا تو عیسائیوں کو یقین ہو گیا کہ عیسائیت کی تبلیغ میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ کا وجود ہے اس لئے آپ کو رستہ سے ہٹانے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ ایک شخص عبدالحمید نامی کو زیر اثر لا کر اس سے پادری مارٹن کلارک نے امرتسر کے ڈپٹی کمشنر مسٹر اے۔ ای۔ مارٹینو کی عدالت میں یہ بیان دلوایا کہ مرزا صاحب نے مجھے اپنے گھر بلایا اور مجھ سے گفتگو کی اور مجھے کہا کہ پادری کلارک کو جا کر قتل کر دو۔

یہ مقدمہ بہت ہی اہمیت اختیار کر گیا اس مقدمہ کے دائر ہونے پر دشمنان اسلام کے گھروں میں گھی کے چراغ جلائے گئے وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ خدائے عزوجل کی طرف سے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی گئی۔ "ما ھذا الا تھدید الحکام۔"

یہ حکام کی طرف سے محض ڈرانے اور دھمکی کی کارروائی ہے۔ امرتسر میں ڈاکٹر کلارک کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے اور ان کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ چنانچہ انگریز ڈپٹی کمشنر امرتسر نے بانی احمدیت کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیا اور لکھا۔

"میں اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کرتا ہوں۔ اور اس کو ہدایت کرتا ہوں کہ حاضر آ کر بیان کرے کہ کیوں زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری حفظ امن کے لئے ایک سال کے واسطے بیس ہزار روپیہ کا مچلکہ اور بیس ہزار روپیہ کی دو الگ الگ ضمانتیں نہ لی جائیں۔

(دستخط اے ای مارٹینو امرتسر
یکم اگست ۱۸۹۷ء)"

اس وارنٹ کا امرتسر سے جاری ہونا تھا کہ عیسائیوں اور مخالف مولویوں نے اس بات کو بڑی شہرت دینی شروع کر دی کہ وہ امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر بانی احمدیت (علیہ السلام) کو ہتھکڑی لگے ہوئے دیکھیں گے مگر قدرت خداوندی نے یہ اعجاز دکھایا کہ وہ وارنٹ گرفتاری بھی گم ہو گیا۔ امرتسر کی عدالت سے اس کا اجراء ضرور ہوا۔ اور ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے نام ضرور ارسال کیا گیا مگر پھر اس کا پتہ نہ لگا کہ وہ کہاں گیا۔ دوسرا اتفاق یہ ظاہر ہوا کہ اس وارنٹ کے جاری ہونے کے ایک ہفتہ بعد ڈپٹی کمشنر کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس مقدمہ میں از روئے قانون میں یہ وارنٹ جاری نہیں کر سکتا کیونکہ ملزم دوسرے ضلع میں سکونت رکھتا ہے میری یہ کارروائی سراسر خلاف قانون اور اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا ہے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کو تار دی کہ اس وارنٹ کو جو میں نے بھیجا تھا روک لو۔ یہ تار پڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈپٹی کمشنر نے اپنے ماتحت عملہ سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔ ماتحت عملہ نے اس وارنٹ کی رسیدگی سے انکار کیا۔ بعد ازاں ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ذیل کی چٹھی لکھ کر یہ مقدمہ ۲ اگست کو گورداسپور بھیجدیا۔

"میں نے وارنٹ کا جاری کرنا روک دیا ہے کیونکہ یہ مقدمہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ دیکھو انڈین لاء رپورٹ نمبر ۱۱ - کلکتہ"

بعد ازاں گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کپتان ڈگلس کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کپتان ڈگلس کے قلب پر تصرف الٰہی ہوا اور اس نے اپنے ریڈر کو کہا کہ میں اس مقدمہ کی وجہ سے بہت ہی پریشان ہوں مجھے اس مقدمہ میں عداوت اور خصومت کے آثار معلوم ہوتے ہیں اور میں جس طرف نگاہ کرتا ہوں مجھے مرزا صاحب کا چہرہ دکھائی دیتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ انصاف جو تمہاری قوم کا خاصہ ہے اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا"۔

خدا کا کرنا ہوا کہ عبد الحمید گواہ اپنے سابقہ بیان سے بالکل منحرف ہوگیا اور ساری داستان سناتے ہوئے اس نے اس خطرناک سازش کا اظہار کر دیا چنانچہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ۲۳؍ اگست ۱۸۹۷ء کو ہوا جب کہ مختلف مکاتیب فکر کے آدمی عدالت میں موجود تھے اور اس میں آپ کو بری قرار دیتے ہوئے کپتان ڈگلس نے کہا کہ آپ ان عیسائیوں کے خلاف مقدمہ کر سکتے ہیں۔ مگر خدا کے مسیح نے جواباً کہا:۔

"عیسائیوں سے ہمارا مقدمہ تو آسمان پر چل رہا ہے۔ ہمیں آسمانی عدالت کافی ہے دنیا کی عدالتوں میں ہم کوئی مقدمہ نہیں چلانا چاہتے"۔

—(۴)—

مسلمانوں کا سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ بانی احمدیت علیہ السلام کے علمی کارناموں کا معترف ہے اور آپ کی تصانیف سے لوگ تبلیغی امور میں فائدہ اٹھاتے ہیں چنانچہ پاکستان کے مشہور صحافی مولانا عبد المجید سالک تحریر فرماتے ہیں:۔

"جس زمانے میں مولانا ابوالکلام آزاد ابھی بیس بائیس برس کے انسان تھے اور نوعمری کے باوجود علم و فضل اور لسانی و طراری کے اعتبار سے اپنے ہمسروں اور ہمعصروں سے کوسوں آگے تھے۔ بمبئی میں آگئے تھے۔ ابونصر آہ اور نظیر حسین سحر کے ساتھ عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کیا کرتے تھے اور اپنے اہتمام سے ایک ماہانہ رسالہ "البلاغ" بھی نکالتے تھے۔ مناظروں کے سلسلے میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی یاروں کا مجمع تو فیصلہ ہی کر چکا تھا کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ بہرحال مولانا ابوالکلام آزاد مرزا صاحب کے دعوئے مسیح موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار "وکیل" کی ادارت پر مامور تھے اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے"۔

(یاران کہن ص ۲۴۴)

—(۵)—

آپ کی وفات پر مولانا آزاد نے تحریر کیا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا سے اٹھ گیا۔۔۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"۔ (وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

مرزا حیرت دہلوی نے تحریر کیا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے تحریر کیا:۔

"بے شک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا"۔

ایڈیٹر صادق الاخبار ریواڑی نے تحریر کیا:۔

"انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے"۔

مکرم لطیف احمد صاحب آف منصوری کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم لطیف احمد صاحب آف منصوری جو مال روڈ لاہور واقع وائی ایم سی اے بلڈنگ کے پہلو میں پان اور چائے کا کاروبار کرتے تھے ۱۴ اور ۱۵ مئی ۱۹۷۶ء کی درمیانی شب نہایت مختصر علالت کے بعد بوقت ۲ بجے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حافظ عبد السمیع صاحب امروہی مرحومؓ کے داماد تھے۔ بہت محنتی اور جفاکش واقع ہوئے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد نہایت قلیل سرمایہ سے کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور دیانت کو قبول فرمایا اور کاروبار میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔ ۵؍ اپریل سے اپنے اہل و عیال کے پاس لاہور سے ربوہ آئے ہوئے تھے اور یہیں مقیم تھے صحت بہت اچھی تھی۔ اور مضبوط بدن کے انسان تھے۔ ۱۵؍ مئی کی صبح کو لاہور واپس جانے کا ارادہ تھا۔ لیکن اسی رات بارہ بجے کے بعد اچانک پہلی اور آخری بار دل کا دورہ پڑا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور داعی اجل کو لبیک کہکر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۵؍ مئی بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر تصنیف و اشاعت نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر پر دعا مکرم قریشی محمد صادق صاحب ساکن دار الرحمت وسطی نے کرائی

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ جن میں سے صرف بڑی لڑکی کی شادی شدہ ہے۔ بڑا لڑکا جرمنی میں ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی قربانی کے متعلق فرمایا:

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں چندہ دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جا سکے"۔

حضورؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد تر مرکز میں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضورؓ کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۰۷۴۸

میں محمد رفیق ولد جلال خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد رفیق ولد جلال خان صاحب کوٹ دیال داس ڈاک خانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: حکیم عبدالرحمٰن صدر موصیان جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: بشارت احمد معلم وقف جدید کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۴۹

میں حمید اللہ خان ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ مبلغ سلسلہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حمید اللہ خان مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ تخت گنج۔ مردان

گواہ شد: ادریس احمد ولد صلاح الدین صاحب ۲/۹ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد: صدیق احمد منور (مبلغ سلسلہ احمدیہ) دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۵۲

میں محمد عبدالسلام ولد شیخ محمد حشمت اللہ صاحب قوم مسلم پیشہ زراعت عمر ۳۶ سال بیعت فروری ۱۹۵۷ء ساکن محمود نگر ضلع راجشاہی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۱۹۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان مالیتی پانچ صد روپے

(۲) ایک قطعہ زمین مالیتی ڈیڑھ ہزار روپے

(۳) بارہ بیگھے زرعی زمین مالیتی تین ہزار چھ صد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد عبدالسلام۔ مشرقی پاکستان

گواہ شد: حمزہ امیر علی۔ معلم وقف جدید

گواہ شد: صابر الدین احمد۔ مشرقی پاکستان۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۲

میں مرزا محمد داؤد ولد مرزا محمد عثمان صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مرزا محمد داؤد ولد مرزا محمد عثمان صاحب۔ باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد: عبدالغفور خان ناظم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ باب الابواب ربوہ

گواہ شد: ظفر احمد خان واقف زندگی باب الابواب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۳

میں جھنڈے خان ولد بوٹے خان صاحب قوم کشمیری عمر ۸۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۶ء ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: جھنڈے خان ولد بوٹے خان صاحب مسجد احمدیہ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: مستری اللہ رکھا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنڈیر۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: چوہدری محمد ابراہیم ولد حاجی امام دین صاحب نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۸۲۴

میں نعیم احمد ولد نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نعیم احمد ولد نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم ربوہ دارالصدر شمالی۔ معرفت شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔

گواہ شد: شیخ مبارک احمد

گواہ شد: قاضی عبدالسلام صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۸۲۵

میں غلام حیدر ولد نواب صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۶۸ء ساکن چک کالا ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۶ ۳/۴ کنال زمین زرعی واقع چک کالا ضلع گجرات مالیتی -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: غلام حیدر ولد نواب صاحب ساکن چک کالا ڈاکخانہ چک بنجال۔ گجرات

گواہ شد: نذیر احمد ولد چوہدری جہان خان صاحب شیخوپورہ

گواہ شد: بشیر احمد ولد محمد سلطان ملک صاحب ساکن کھوکھر غربی تحصیل گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۶

میں برکت بی بی زوجہ میاں غلام رسول صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ تین صد روپے بذمہ خاوند۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: برکت بی بی زوجہ میاں غلام رسول صاحب بھٹی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد: میاں محمد عبداللہ ولد احمد دین [illegible]

گواہ شد: محمد افضل منیر ولد غلام محمد صاحب صدر موصیان ترگڑی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۷

میں جمال الدین ولد کرم دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: جمال الدین۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

گواہ شد: محمد ابراہیم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

گواہ شد: راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ مقیم مظفرآباد آزاد کشمیر۔ حال ربوہ

٭٭٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اسلام کے حقیقی غمگسار اور ہمدرد آپ ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

" اسلام اس وقت یتیم ہوگیا ہے اور کوئی اس کا سرپرست نہیں اور خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اس کی سرپرست ہو اور ہر طرح سے ثابت کر کے دکھائے کہ اسلام کی سچی غمگسار اور ہمدرد یہی ہے۔"

اے مسیح محمدی کے پروانو! آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے جو کام کیا ہے وہ بہت عظیم ہے اسے سرانجام دینے کے لئے آپ کو قربانیاں دینا ہوں گی۔ افریقہ کے کئی ممالک میں غلبہ اسلام کی جو مہم جاری ہے۔ امام وقت نے اسے تیز تر کرنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا ہے۔ اسے ہر طرح کامیاب بنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کیجئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سپاس تعزیت اور درخواست دعا

خاکسار کے برادر اصغر مکرم سید انوار احمد صاحب (ابن محترم سید محمد حسین شاہ صاحب) بعمر ۳۸ سال ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء کو رات کے ۲½ بجے مسلح ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے کراچی میں اپنے مکان پر شہید ہو گئے تھے۔

اس المناک حادثہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر بزرگ افراد اور احباب جماعت نے دلی تعزیت اور ہمدردی کے پیغامات ارسال فرما کر اور درد مندانہ دعاؤں سے نواز کر اور اس طرح مومنانہ اخوت کے پاکیزہ جذبہ کے ماتحت کمال محبت و شفقت کا اظہار فرما کر ہمارے زخمی اور مغموم دلوں پر سکینت و طمانیت کا پھایا رکھا۔ اس پر ہمارے خاندان کے جملہ افراد کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور جملہ مشفق و مہربان بزرگوں اور احباب کے لئے جذبات تشکر سے معمور ہیں۔

میں اپنی طرف سے نیز محترم والد صاحب اور جملہ افراد خاندان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ، نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور جملہ دیگر بزرگان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز اسی طرح جملہ احباب جماعت کا عموماً اور ربوہ، کراچی، اسلام آباد اور راولپنڈی کے احباب کا خصوصاً دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔

جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

(میجر) سید مقبول احمد۔ بیت السلام کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

خریداران الفرقان کے لئے اطلاع

ماہ مئی کا رسالہ الفرقان مقررہ تاریخ پر یعنی پندرہ مئی کو ڈاک خانہ کے ذریعہ جملہ خریداران کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جن دوستوں کو چندہ کے ختم ہونے کے باعث وی پی کیا گیا ہے وہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

ماہ مئی کے رسالہ میں ربوہ کی جملہ مساجد کا فوٹو بھی ہے۔ "افتتاحیہ" اسلامی مملکت کے آئین میں عام مسلمان کی تعریف" کے علاوہ چھ دوستوں کے قیمتی مقالہ جات ہیں۔ شذرات بھی ہیں۔ ہمارے مخلص شاعروں کی پُر اثر نظمیں بھی ہیں۔ ایک رکوع کا حسب دستور سلیس ترجمہ و تفسیری نوٹ بھی شامل اشاعت ہیں۔

جو دوست خریدار بننا چاہیں وہ سات روپے سالانہ چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۷ جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

عناوین	مقررین
۱۔ مسجد قرطبہ	محترم سید محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
۲۔ مسجدوں کے ذریعہ نفع اندوزی (تاریخ و تفصیلات)	محترم سید عبدالحئی صاحب ایم اے
۳۔ اسلام کے مقرر کردہ اصول جنگ	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ

اجلاس میں خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ احباب کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان نکاح

میرے عزیز بھائی عبدالرحمٰن صاحب بٹ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الرحمٰن بی اے جو حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے کا نکاح عزیزم شاہد احمد نسیم پسر حضرت مولوی فضل دین صاحب دہلوی جو آج کل لندن میں ہے کے ساتھ محترم مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں بعوض حق مہر مبلغ ۸۰۰۰/- روپیہ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عشاء پڑھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے خوشی اور محبت کا باعث بنائے۔

(خاکسار عبدالحئی بٹ سیالکوٹی حال پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم)

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۲۷ مئی بروز ہفتہ صبح سات بجے مسجد مبارک میں جلسہ "یوم خلافت" منعقد ہوگا۔ اہل ربوہ سے التماس ہے کہ وقت مقررہ سے چند منٹ پہلے ہی مسجد مبارک میں پہنچ جاویں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری تصحیح - اجتماع لجنہ کی تاریخیں

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان غلط چھپ گیا ہے۔ اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خریداران الفضل کیلئے ضروری اعلان

مورخہ ۲۶/۵/۷۲ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا اور نہ لف یا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے

مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۱